سوال

(44) کافروں کے جنازوں میں شرکت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کافروں کے جنازوں میں شرکت کے بارے میں کیا حکم ہے جو آج کل ایک سیاسی روایت اور بین الاقوامی عرف بن چکا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کافر موجود ہوں جو اپنے مردوں کو خود دفن کر سکیں تو مسلمانوں کو ان کی تدفین کا کام نہیں کرنا چاہیے بلکہ تدفین میں شرکت اور تعاون بھی نہیں کرنا چاہیے اور نہ ان کے جنازوں کے ساتھ جانا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم سے یہ ثابت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عبداللہ بن ابی ابن سلول کی قبر پر کھڑا ہونے سے منع فرما دیا تھا اور اس کی علت اس کا کفر بیان کی گئی، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَـٰسِقُونَ ٨٤ ... سورة التوبة

''اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ کبھی اس پر (نماز جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا، بلاشبہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور مرے بھی ایسی حالت میں کہ وہ نافرمان تھے۔''

اور اگر کوئی کافر انہیں دفن کرنے کے لیے موجود نہ ہو تو پھر مسلمانوں کو چاہیے کہ انہیں دفن کر دیں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں قتل ہونے والے کافروں کو دفن کروا دیا تھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 54